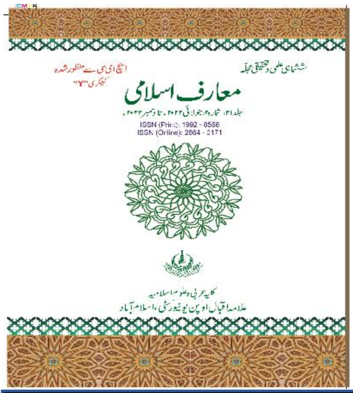

Ma'ārif-e-Islāmī Research Journal
eISSN: 2664-0171, pISSN: 1992-8556
Publisher: Faculty of Arabic & Islamic Studies
Allama Iqbal Open University, Islamabad
Journal Website: https://mei.aiou.edu.pk/

Vol.21 Issue: 02 (July-December 2022)
Date of Publication: 23-December 2022
HEC Category (July 2022-2023): Y

mei.aiou.edu.pk

Article	قرآن کریم کی سائنسی تفسیر اور عصر حاضر میں مفسرین کی ذمہ داریاں Quranic scientific Commentary and Responsibilities of commentators in modern Era
Authors & Affiliations	**1. Saddaqat Hussain** *Ph. D. Scholar, Department of Islamic Studies, (NUML), Islamabad. [sadaqatajk2@gmail.com]* **2. Dr. Amjad Hayat** *Assistant Professor, Department of Islamic Studies National University of Modern Languages (NUML), Islamabad [ahayat@numl.edu.pk]*
Dates	Received: 20-07-2022 Accepted: 10-09-2022 Published: 23-12-2022
Citation	Saddaqat Hussain ,Dr. Amjad Hayat 2022. قرآن کریم کی سائنسی تفسیر اور عصر حاضر میں مفسرین کی ذمہ داریاں. [online] IRI - Islamic Research Index - Allama Iqbal Open University, Islamabad. Available at: <https://iri.aiou.edu.pk/?p=74722> [Accessed 25 Dec 2022].
Copyright Information	قرآن کریم کی سائنسی تفسیر اور عصر حاضر میں مفسرین کی ذمہ داریاں 2022 © by Saddaqt Hussain and Dr. Amjad Hayat is licensed under Attribution-Share Alike 4.0 International
Publisher Information	Faculty of Arabic & Islamic Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad

Indexing & Abstracting Agencies

Tehqiqat	IRI	Asian Indexing	Australian Islamic Library	HJRS

قرآن کریم کی سائنسی تفسیر اور عصر حاضر میں مفسرین کی ذمہ داریاں

Quranic scientific Commentary and Responsibilities of commentators in modern Era

Saddaqat Hussain
Ph. D. Scholar (NUML), Islamabad.
Dr. Amjad Hayat
Assistant Professor, Department of Islamic Studies National University of Modern Languages (NUML), Islamabad

Abstract

Everything is contained in Allah's Book. The Qur'an contains information on the history and issues surrounding many different scientific fields. It describes strange creatures and things found in the heavens, earth, horizon, high and underground, as well as the origin of creation, the names of famous prophets and angels, and previous nations' events. The concepts of the Qur'an have been unchallenged by science up until this point. Islam and the Quran have elevated science in society. I It doesn't seem to be true that Islam was the first faith to endorse science. Islam's observant and enquiring spirit has inspired people around the world to place a higher value on education and study.
The purpose of scientific commentary is to help people understand the Quran, not to advance science. There is a scientific aspect to it as well. This will allow scientists to explore new realms of knowledge and research.
These sophisticated individuals seek a logical, empirical understanding of the Quran's relevance and truth. It is raised whether scientific commentary is useful now and what impact it will have on society. The next generation, enmeshed in the tangle of human and modern issues and influenced by secular notions, refined the solution in Scientific Commentary. These well-educated moderns seek advice after being influenced and impressed by Scientific Commentary. As a result, the Scientific Commentary has been embraced by numerous Islamic interpreters, with favorable results.
Key Words: Scientific Interpretation Efficacy, Scientific Discoveries, observation of the universe.

موضوع کا تعارف

کتاب اللہ کا موضوع انسان ہے اور قرآن کو نازل کرنے کا مقصد انسان کو اس کی حیات سے باخبر کرنا ہے۔ یہ مقصد اللہ تعالیٰ نے سورہ الذاریٰت میں صاف بیان فرمایا ہے ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾[1] کہ "ہم نے جنوں اور انسان کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے"۔ پھر بھی کچھ لوگوں نے حکم عدولی کی، ایسے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں، مختلف ااسالیب کو، ان میں سے ایک سائنسی اسلوب بھی ہے، کو بیان کر کے دعوت دی تا کہ اُن کو فہم دین کی حقیقت میں دشواری نہ ہو۔

مفسرین قرآن کو ایسے لوگوں کی فکر کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے اور مخاطب کے سامنے دین اسلام کی ایسی تصویر پیش کرنے چاہیے کہ وہ دین اسلام پر عمل کرنے کو فخر محسوس کریں دین اسلام کی دعوت کو پیش کرنے کے لیے مفسرین نے ایک داعی کی حیثیت سے قرآن کریم کے اصول و اسالیب کو اختیار کر کے دعوت دین کا بڑا کارنامہ سرانجام دینا چاہیے، جس سے ایسے لوگوں کا دعوی ختم ہو جائے کہ جو کہتے ہیں کہ مفسرین نے قرآن کی تفسیر کرتے ہوئے اس کی دعوتی پہلو کو چھپا دیا ہے۔

ضرورت واہمیت:

موضوع تحقیق کی ضرورت اور اہمیت عصر حاضر کے تناظر میں بہت زیادہ ہے اس لئے کہ کسی بھی شئے کی اہمیت و فضیلت اس کی افادیت پر ہے۔ سائنس اپنی افادیت کی وجہ سے آج کے زمانے کی ضرورت بن چکی ہے۔ سائنس نے انسانی زندگی کے ہر شعبے پر اپنے گہرے اثرات مرتب کئے ہیں۔ قرآن صرف شرعی احکام، دینی امور، مراسم عبودیت، عقائد واحکام کا مرجع نہیں ہے بلکہ قرآن سائنسی علوم کے متعلق ہر پل ہماری رہبری ورہنمائی کرتا نظر آتا ہے اور قرآنی آیات کی تشریح و تفہیم کے تحت کئی سائنسی مواد پر مباحث ہمیں مطالعہ قرآن کے دوران ملتے ہیں۔

قرآن حکیم کی بہت سی آیات مبارکہ میں تعقل وتدبر کا تذکرہ ہوا ہے جس کی بناء پر مفسرین قرآن نے ان آیات مطہرہ کی تفسیر سائنسی انداز میں کر کے یہ بات بیان کرنے کی سعی کی ہے کہ قرآن اگرچہ سائنس کی کتاب تو نہیں مگر یہ تکوینی اور سائنسی علوم کا چشمہ ہے۔ جتنی بھی نئی ایجادات اور دریافتیں ہوئی ہیں یا آنے والے وقتوں میں ہوں گی ان کا ذکر کتاب العزیز میں کہیں صراحتاً اور کہیں اشارۃً تذکرہ کیا گیا ہے۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:

نظریہ انسانی ارتقاء، قرآنی حقائق و معارف اور جدید سائنسی انکشافات کا جائزہ (پی ایچ ڈی) مقالہ نگار: گلناز نعیم، نگران تحقیق: ڈاکٹر مفتی عمران الحق کلیانوی، شعبہ اصول الدین، جامعہ کراچی، 2013ء۔

اس مقالہ میں نظریہ ارتقاء کی تاریخ، مختلف مذاہب میں ارتقاء کے حوالے سے تعلیمات کا جائزہ، اسلام اور انسانی تخلیق کے حوالے سے قرآنی اور سائنسی نقطہ نظر پیش کیا گیا ہے۔ پھر جاندار اجسام کے ارتقائی سلسلے کو مختصرا بیان کیا گیا ہے۔ جبکہ مقالہ ہذا میں سائنسی اسلوب دعوت کا تجزیہ کیا گیا ہے۔

قرآنی آیات اور سائنسی حقائق، ڈاکٹر ہلوک نور باقی، مترجم سید فیروز شاہ گیلانی، ان، انڈس پبلی کیشنز کارپوریشن 257آر اے لائنز ہائی کورٹ روڈ کراچی، 2000ء۔

اس کتاب میں قرآن کی پچاس آیات کی سائنٹفک تفسیر کی ہے جو ارض وسما، تخلق انسان، ہواؤں کے پوشیدہ اسرار، رحم مادر، پانی اور دل کی حقیقت وغیرہ موضوع سے متعلق تحقیقی کاوش کی گئی ہے۔

قرآن کریم کی سائنسی تفسیر ایک تنقیدی مطالعہ، مولانا اُسید الحق محمد عاصم قادری، ناشر تاج الفحول اکیڈمی، بدایوں، 2008ء

اس میں علامہ بدایوں نے سائنسی تفسیر کے جواز کی شرائط اور غیر مقبول سائنسی تفسیر کی مثالیں، سائنسی تفسیر کے اسباب، قرآن اور سائنس میں تعارض کی حقیقت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

دعوت دین میں سائنسی تفسیر کی افادیت اور عصر حاضر میں اثرات (تجزیاتی مطالعہ)، صداقت حسین، ڈاکٹر امجد حیات، علوم اسلامیہ، شمارہ28، جلد1، 2021ء

قرآن مجید کا سائنسی اسلوب دعوت، صداقت حسین، ظفر اقبال،، ہزارہ اسلامکس، شمارہ10، جلد2، 2021ء

کائنات کے Origion وقت اور جگہ کا قرآنی تصور، ڈاکٹر محمد خان ملک،، جلد29، شمارہ29، 2013ء

قرآن کا سائنسی اُسلوب دعوت اور عصر حاضر میں اس کی اہمیت و ضرورت، صداقت حسین، نائلہ اجمل، ظفر اقبال، پاکستان جرنل آف اسلامک فلاسفی، شمارہ3، جلد3، 2021ء

قرآن حکیم، انبیاء کرام کا طرز استدلال اور سائنسی طریق کار، صالحہ فاطمہ، ڈاکٹر عاصم نعیم،، القلم، ج20، شمارہ1 جون 2015ء

مذہب اور سائنس– باہمی تعلق کی صحیح نوعیت، القلم، محمد شہباز منج،، ج16، ش2 , نمبر2، (دسمبر 2011ء)

سوالات تحقیق:

1. عہد جدید میں مفسرین کی ذمہ داریاں کیا کیا ہیں؟
2. جدید سائنسی انکشافات کس طرح دعوت کی قبولیت کے لئے معاون ہیں۔

جواز تحقیق (Rationale of the study)

سائنسی معلومات سے قرآن فہمی میں بہت زیادہ مدد ملتی ہے۔ قرآن انسانوں سے مطالبہ کر رہا ہے کہ وہ انفس اور آفاق کی گتھیوں کو سلجھانے کے لیے اللہ کی دکھائی گئی نشانیوں کو عبث نہ سمجھیں بلکہ غوروخوض اور تدبر سے کام لیں۔ دیگر مذاہب اور ان کی کتابوں میں انسانوں کو غوروخوض اور فکروتدبر سے روکا گیا ان افکار کے ردعمل میں سائنسی علوم اور سائنسدانوں کا مذہب بیزاری کی جانب مائل ہونا لازمی تھا۔

اس مقالہ کے ذریعہ قرآن مجید کے سائنسی انکشافات اور معاصر سائنسی مفسرین کے ذمہ داریوں کو واضح کیا جائے گا۔ اس خاص موضوع پر اس جہت پر آج تک کام نہیں ہوا، نیا کام ہونے کے ساتھ وقت کی اشد ضرورت بھی ہے۔ سائنسی ترقی کی وجہ سے دعوت دین کے قبول کرنے میں ایک بڑی رکاوٹ ہر انسان کا عقلی و سائنسی توجیہ چاہنا ہے۔

لہذا ایسے موضوع پر کام کیا جائے جس میں جدید سائنسی تحقیقات اور قرآنی صداقتوں کا باہمی تعلق کو واضح کیا جائے۔ تو اس کیلئے قرآن مجید کے سائنسی علوم کا مطالعہ اور اس پر تحقیق ضروری تھی لہذا اس موضوع کو منتخب کیا۔

یونانی فلسفہ اور قرآن وسنت کی متوارث تفسیر

جب مسلمانوں میں یونانی فلسفے کا چرچا ہوا اور لوگوں نے قرآن و سنت کے علوم میں پختگی پیدا کیے بغیر اس فلسفے کو حاصل کرنا شروع کیا، تو یہی فتنہ پیش آیا اور بعض لوگ جو یونانی فلسفے سے بری طرح مرعوب ہو گئے تھے، قرآن کریم کو توڑ موڑ کر اس فلسفے کے مطابق بنانے کی کوشش میں لگ گئے۔ ان میں بہت سے لوگ مخلص بھی تھے اور سچے دل سے یہ سمجھتے تھے کہ یونانی فلسفہ ناقابل تردید ہے اور قرآن وسنت کی متوارث تفسیر اس کے لائے ہوئے فکری سیلاب کا مقابلہ نہیں کر سکے گی، اس لیے اس تفسیر کو بدل کر قرآن و سنت کی ایسی تشریح کرنی چاہیے جو یونانی فلسفے کے مطابق ہو، لیکن درحقیقت یہ ان کی قرآن و سنت اور اسلام کے ساتھ ایک نادان دوستی تھی، جس نے اسلام کی کوئی خدمت کرنے کے بجائے مسلمانوں میں نظریاتی انتشار برپا کیا۔

قرآن مجید کے سائنسی تفسیری رجحان کی افادیت

قرآن مجید کے اسالیب دعوت میں سے ایک خاص اُسلوب، سائنسی اسلوب دعوت ہے جس نے انسانی دل ودماغ کو اس کائنات کے مشاہد پر غور کرنے کی دعوت دی ہے اور اس سے جدید سائنسی دور میں دعوت دین میں سائنسی تفسیر کی افادیت بیان کرنا سہل ہو جاتا ہے۔

سائنسی معلومات سے قرآن فہمی میں بہت زیادہ مدد ملتی ہے۔ مثلاً جدید سائنسی نظریات کی رو سے زندگی کا آغاز پانی سے ہوا۔ اس تناظر میں سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر 30 ''ہم نے ہر جاندار چیز کو پانی ہی سے پیدا کیا ہے''۔ ہمارے سائنسی مزاج کو نمو دینے کے لئے کافی ہے کیونکہ نطفہ بھی تو مائع ہی کی ایک شکل ہے اگر ہم اسے مجاز پانی کہیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ قرآن کا یہ اعجاز ہے کہ جہاں اس کا ہر لفظ گنجینہ معنی کا پرتو ہے اور نئے معنی اخذ کرنے کی گنجائش رکھتا ہے وہیں اس کے پرانے مفاہیم کو بھی غلط ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

علامہ زرقانیؒ کا سائنسی تفسیر کے حوالے سے نظریات

صاحب مناہل العرفان نے سائنسی تفسیر کو قبول کرنے کے لیے اور قرآن اور سائنس کے باہمی تعلق کے حوالے سے تفصیلی بحث کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ قرآن کی سائنسی نقطہ نظر سے تفسیر کرنے سے پہلے پانچ اہم ذمہ داریوں کا جاننا ضروری ہے۔

پہلی بات یہ ہے یہ سائنس کی کتاب نہیں اور نہ ہی سائنسی علوم کو قرآن نے اپنا موضوع بنایا ہے بلکہ قرآن صرف اور صرف ہایت کے لیے نال کرہ اللہ کی کتاب اور انسانیت کی نیاوی واخروی تہیب ونجات کے لیے ہے۔اس لیے اس سے فزکس، فلکیات، حیاتیات اور کیمسٹری کے حقائق کی تشریح نہ کی جائے، نہ ہی اس کے ذریعے ریاضی کا مسئلہ، الجبری مساوات وہندسی نظریہ حل کیا جائے۔نہ ہی علم طب کے باب کا اضافہ کرنا کیا جائے اور نہ ہی تشریحی فصل، اور نہ ہی علم الحیوانات، باٹنی، یا طبقات الارض کے طور پر بیان کیا جائے۔

دوسری بات: قرآن نے ان علوم کے ذریعے تحقیق، غور وفکر اور کائنات میں موجود نعمتوں اور سابقہ واقعات سے مستفید ہونے کے لیے دعوت دی ہے چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا: کہو، !آسمانوں اور زمین میں دیکھو، یہ کیا ہے۔اسی طرح اللہ تعالی نے یہ بھی فرمایا:

﴿وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعاً مِنْهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾[2]

"اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے، سب اسی نے اپنی طرف سے تمہاری خدمت میں لگا رکھا ہے۔اس میں کچھ شک نہیں کہ اس کے اندر بھی بہت سی نشانیاں ہیں، ان لوگوں کے لیے جو غور کرتے ہیں۔"

تیسری بات: جب قرآن نے ان کائناتی چیزوں کو پیش کیا تو ہم نے محسوس کیا کہ وہ خدائے بزرگ و برتر کی پروردہ ہیں اور اسی کی مرضی کے تابع ہیں اور ان کے ذریعے ان باتوں کی نفی کی جو بہت سے گمراہ لوگوں کے ذہنوں میں اٹکی ہوئی تھی، جو انہیں معبود تصور کرتے تھے جب کہ وہ دیوتا ان کے ہاتھوں بنائے گئے تھے، اور ان کے گمان کے مطابق اثر ورسوخ اور اختیار ان دیوتاوں کے پاس ہے حالانکہ وہ معبودان باطلہ خدا کی قدرت اور اختیار کے تابع تھے۔جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولا وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ﴾[3].

"تم سمجھتے ہو کہ یہ خدا کی گرفت سے تمہیں بچا لیں گے)؟ حقیقت یہ ہے کہ اللہ ہی زمین اور آسمانوں کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ ٹل نہ جائیں اور (بالفرض) وہ ٹل جائیں تو اللہ کے بعد کوئی دوسرا ان کو تھامنے والا نہیں ہے۔"

چوتھی بات: جب قرآن ہدایت کو پیش کرنے کے لیے ایک آیت کائناتی علوم سے متعلق پیش کرتا ہے، تو اس میں ایسی ذات کی بات ہوتی ہے جو کائنات کے علوم، آسمانوں اور زمین کے رازوں کی ہر چیز کو جاننے والے ہیں اور اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہوتی۔نہ خشکی اور تری کی، نہ ستاروں اور سیاروں کی، نہ بادلوں اور پانی کی، نہ انسان، حیوانات، نباتات اور بے جان اشیاء کی، اور یہی وہ چیز ہے جس نے کائناتی علوم سے وابستہ بعض لوگوں کو حیران کر دیا ہے اور ان لوگوں کو بھی جو ان علوم میں بہت آگے نکل گئے ہیں، وہ ان علوم کو قرآن کے علوم میں شمار کرنے لگے ہیں۔

پانچویں بات: قرآن نے خدا کی آفاقی نشانیوں کے اظہار کے لیے جو اسلوب اختیار کیا ہے وہ ایک ایسا منفرد اسلوب ہے جس میں وضاحت اور خلاصہ کو ایک ہی پیٹرن میں ملایا گیا ہے، تاکہ قرآنی نظام کو ہر نسل اور قبیلے میں سننے والوں تک پہنچایا جائے۔[4]

معاصر سائنسی مفسرین اور اکتشافات

عہد جدید کے مفسرین میں سے شیخ طنطاوی جوہری[5] محمد بن احمد الاسکندرانی[6] عبد الرحمن الکواکبی[7]، محمد مصطفی المراغی، محمد رشید رضا، عبد العزیز اسمٰعیل، حنفی احمد، عبد الرزاق نوفل، محمد متولی الشعراوی، محمود ابالفیض لنوفی، محمود احمد مہدی ، محمد بن سعید الدبل، ڈاکٹر محمد عبد اللہ دراز حسن البناء، ڈاکٹر زغلول نجار۔[8]

اسی طرح عدنان اکتور (ہارون یحی)، ڈاکٹر ہلوک نور باقی، عبد الحمید زندانی[9]، مولانا شہاب الدین ندوی[10] سلطان بشیر محمود، طاہر بن عاشورؒ، شیخ منّان القطان، محترمہ رفعت اعجاز کا ہیں۔[11]

ان مفسرین نے نظم کائنات کو مختلف تمثیلات کے ذریعے بیان کر کے ثابت کر دیا ہے کہ اس کائنات کا خالق ومالک ایک ہی ہے اگر ایک سے زیادہ ہوتے تو یہ نظام درہم برہم ہو جاتا۔ قرآن کریم نے پوری کائنات میں غور وفکر کا اصل مقصد یہی بیان کیا ہے کہ لوگ خالقِ کائنات سے واقف ہو کر اس کی توحید کو قبول کر لیں۔ یہ فطرت انسانی میں موجود ہے کہ وہ سائنسی تحقیق کر کے نت نئی دریافتیں کرے، جیسا کہ سائنسی تفسیر کرنے والوں کا خیال ہے۔[12]

اس حوالے سے ڈاکٹر سلطان بشیر محمود راقم طراز ہیں:

"تمام سائنسی دریافتیں پہلے ہماری فطرت (Gene) کے اندر بند ہیں اور یہ پہلے سے موجود علم کی پہچان ہیں[13]"۔

پس رب تعالیٰ کی پیدا کردہ کائنات میں اللہ اور اس کی وحی الٰہی کے علاوہ بے شمار چیزیں ہیں جو مرئی ہیں یا سائنسی تحقیق وتفتیش نے ہمیں بتائی ہیں یا پھر وحی الٰہی کے ذریعے بتائی گئی ہیں۔ یہ تین اقسام حیوانات، نباتات، جمادات میں تقسیم ہیں۔ ذیل میں قرآن کے سائنسی اکتشافات کی مثالیں پیش کی جارہی ہیں جن کو مفسرین قرآن نے دعوت کے لئے جدید ذہن کو مد نظر رکھتے ہوئے بیان کیا ہے۔

قرآن مجید کی سورہ انبیاء کی آیت نمبر تیس میں بیگ بین کا انکشاف یوں کرتا ہے۔

﴿أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ﴾[14]

"کیا وہ لوگ جنہوں نے (نبی ﷺ کی) کی بات ماننے سے انکار کر دیا ہے غور نہیں کرتے کہ یہ سب آسمان اور زمین باہم ملے ہوئے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کیا"۔

قرآن مجید یہ انکشاف آج سے پندرہ سو سال پہلے بیان کرتا ہے کہ کائنات کے بالائی وزیریں حصے سب کچھ وحدت کی طرح پیوست تھے بالآخر اللہ نے اس وحدت کو منتشر کیا گیا اور مختلف حصے ایک دوسرے سے جدا کر دیئے گئے

﴿وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً﴾[15]

"اور آسمان سے پانی اتارا"

عام طور پر تو مشاہدہ میں یہی دیکھنے میں آیا ہے کہ پانی زمین کے اندر سے آتا ہے یا پھر بارش کے ذریعے سے زمین پر برستا ہے۔ لیکن یہاں آیت مذکورہ میں بتایا ہے کہ پانی کو اللہ نے آسمان سے نازل کیا ہے جبکہ یہ بات انسانی تجربہ کے خلاف ہے اس حوالے سے سلطان محمود بشیر لکھتے ہیں کہ

"ہمارا مشاہدہ اس بات کی تصدیق نہیں کرتا لیکن بیسوں صدی میں ہونے والی سائنسی دریافتیں اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ واقعی پانی آسمان ہی سے نازل ہوا تھا بلکہ آج کل بھی لاکھوں ٹن پانی ہر سال زمین پر آسمان سے برفانی شہاب ثاقب کی شکل میں نازل ہوتا ہے۔ ناسا (NASA) نے 1980ء کی دہائی میں یہ مشاہدہ کیا کہ آسمانوں کی طرف سے بہت بڑے بڑے برفانی تودے زمین کی طرف گرتے ہیں۔ لیکن اس کی فضائی چھت کی رگڑ کی وجہ سے یہ اوپر ہی بخارات میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ یہ پانی زمین کی طرف پہنچتا ہے[16]"۔

حیران کن بات ہے کہ آج سے ڈیڑھ ہزار سال قبل جبکہ عربوں کے پاس کوئی بھی فلک بینی کا آلہ موجود نہ تھا قرآن مجید نے ایک ایسی بات کہہ دی جس کا انکشاف 1948ء کے بعد کوہ پلومر کی ایک بہت بڑی دوربین نے کیا اور وہ یہ کہ کائنات پھیل رہی ہے[17]۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ :

﴿وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ﴾[18]

"آسمان کو ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اور ہم اس میں توسیع کرتے رہیں گے"

یہ بات اللہ تعالیٰ کے وجود کی ایک کھلی نشانی ہے۔

عصر جدید میں خلائی جہازوں کی ایجاد کے بعد پتہ چلا کہ بلندی پر جاتے ہوئے آکسیجن کی مقدار نسبتاً کم ہوتی جاتی ہے اور سانس لینے میں دشواری پیش آتی ہے۔اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے مصنوعی طور پر آکسیجن پہنچانے کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ہادی عالم ﷺ کے عہد میں بلندی پر جانے اور آکسیجن اور کاربن ڈائی اکسائیڈ کا تصور نہ تھا لیکن قرآن مجید کی یہ آیت انسان کو ورطہ حیرت میں ڈال دیتی ہے:

﴿فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ﴾[19]

"پس (یہ حقیقت ہے کہ) جسے اللہ ہدایت بخشنے کا ارادہ رکھتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہی کا ارادہ کرتا ہے اس کا سینہ تنگ کر دیتا ہے گویا وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے (بلندی کو جا رہا ہے)"۔

یہ سائنسی انکشاف بھی اللہ کے دین کی حقانیت کی طرف کھلی دعوت دے رہا ہے۔

دنیا کے ہزار سال اللہ کے ہاں ایک دن کے مساوی ہے۔قرآن مجید میں اللہ نے اضافیت زماں کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

﴿ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ﴾[20]

"کہ دنیا کے ہزار سال اللہ کے یہاں ایک دن کے برابر ہیں"۔

معلوم ہوا کہ اضافت زماں کا نظریہ بہت پرانا ہے اللہ کے یہاں ماضی و مستقبل نہیں بلکہ حال ہی حال ہے۔ نظریہ اضافت کی تیز رفتاری کو دنیا میں سب سے معروف تیزی ہے اس کے مطابق $E=mc^2$ E^6 سے مراد توانائی m^6 سے مراد مادہ اور C^2 سے مراد روشنی کی رفتار ہے۔اس نظریہ کے تحت نہایت ہی پیچیدہ سوالات کی گتھیاں سلجھ رہی ہیں جرمن پروفیسر کہتے تھے کہ روشنی کی رفتار کے حساب سے خلائی جہاز بعید سے بعید سیاروں پر کمندیں ڈال سکیں گے۔زمین کے سالہا سال خلا میں چند سکینڈ میں گزر جائیں گے اور خلاباز یہ دیکھ کر حیران رہ جائے گا کہ اپنی یاداشت میں جن دوستوں اور بیوں بچوں کو کچھ روز قبل زمین پر اپنے پیچھے چھوڑا تھا اور وہ دنیا پر سالہا سال گزر جانے کے باعث بوڑھے ہو چکے ہیں[21]۔

امی دور میں آخر کس نے اضافیت زماں و مکاں کے اس پیچیدہ نظریہ سے آگاہ کیا تھا۔ پس یہ قرآن مجید کی دعوت کی حقانیت کا زندہ ثبوت ہے۔

مذہب بیزار افراد میں دین کی افادیت وقدر منزلت کو بیان کرنا

سائنسی مفسرین قرآن کو چاہیے کہ وہ دین اسلام کی قدر و منزلت ایسے انداز بیان کریں کہ ہر شخص اس بات کا اقرار کرے کہ اسلام ہی عصر حاضر کا دین ہے، اور اس کے انکشافات سے متاثر ہو کر اسلام میں داخل ہوں، جیسا کہ ڈاکٹر کیتھ ایل مور، موریس بوکایئے وغیرہ اس سے متاثر ہوئے اور اسلام کا سر عام اقرار کیا۔[2322]

سائنسی مفسرین قرآن کو اس بات کی طرف پوری ذمہ داری سے دعوت دینی چاہیے کہ اللہ انسان کو بار بار اس دین کی طرف بلاتا ہے جس کا نام اس نے خود ﴿إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ﴾[24] بیان کی اہے اس دین ﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ﴾[25] کے سوا کسی دین کو شرف قبولیت نہیں ہے۔کوئی ذی عقل انسان اس دین کی افادیت و معنویت کا انکار نہیں کرتا ہے اور وہ کسی صورت میں اس کا انکار نہیں کرتا ہے، لیکن بہت سے اہل عقل و شعور کے دعوے دار اس دین کی افادیت اور قدر

ومنزلت کو نظر انداز کر کے قرآنی حکم کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ جنہوں نے وحی کو بھی عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کی کوشش کی ہے اور مغرب کی طرف سے آنے تعلیم وتہذیب میں فلاح کے متلاشی بن چکے ہیں، جو نعرہ انہوں نے بولا انہوں نے بھی لگایا کہ "انسانی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ دین ہے اس لیے دین پر عمل کرنے سے انسان دنیا میں ترقی نہیں کر سکتا ہے۔

عصر حاضر میں بھی قرآن حکیم عوام الناس کو غور وفکر کی دعوت دیتا ہے اس کا انکار صرف وہ کرتے ہیں جو محض اسلام ودشمنی میں ہدایت سے دور ہیں، ایک طرف تو یہی لوگ دنیاوی ومادی ترقی کے واسطے لیل ونہار تدبر وتعقل، غور وفکر کرتے ہیں جبکہ دوسری جانب اسلام کی حقانیت ثابت ہو جانے کے باوجود ہدایت کی راہ اختیار نہیں کرتے، اللہ کی کتاب انسان کو فکر دعوت دیتی ہے کہ

﴿أَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ﴾[26]

"اور کیا انہوں نے نگاہ نہیں کی آسمانوں اور زمین کی عظیم الشان سلطنت میں اور کسی بھی ایسی چیز میں جو اللہ نے پیدا کی ہے"۔

اہل عرب نے آپ ﷺ کی دعوت کو جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمان وزمین میں غور وفکر کی دعوت دی کہ کیا انہوں نے کبھی اس طویل وعرض کائنات کے منظم ہونے کی طرف دھیان نہیں دیا کہ اتنی وسیع کائنات کو کوئی تو چلا رہا ہے۔

فی زمانہ سائنسی تفسیر کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے ایک طرف کچھ لوگ ایسے ہیں جو دنیا سے مذاہب کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور دوسری طرف بے شمار معصوم لوگ ہیں جو انکی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کی وجہ سے حیران وپریشان ہیں کہ خدا یا حق کیا ہے؟ ان حالات میں اہل ایمان مفسرین پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ آگے بڑھیں اور اپنے علم وحکمت اور مادی ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے دنیا کو کلام اللہ کے نور سے منور کر دیں تا کہ انسان جہنم سے بچ جائے۔

طبعی وتکوینی امور میں مخالفت اور موافقت کو بیان کرنا

اللہ رب العزت کی حدود کا نفاذ دراصل ان بیماریوں کا علاج ہے جو اسلامی معاشرے میں پیدا ہو رہی ہیں جو معاشرے کے امن وسکون کو لوگوں کی عفت وعزت کو اور مال ومتاع کو بستر مرگ پر ڈال دیتی ہیں۔ اگر ان بیماریوں کا بروقت علاج نہ ہو تو سارا معاشرہ فالج زدہ ہو جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ رب العزت جو انسانوں کا بے پناہ خیر خواہ ہے اور اپنے بندوں سے بے پناہ محبت کرتا ہے اس نے اپنے بندوں کو بچانے کے لیے حدود تعزیرات کے ذریعے علاج اتارا ہے تا کہ بیماری جب شروع ہو تو اسی وقت اس مرض کا علاج شروع ہو اور بروقت اس کا علاج کر لیا جائے۔ پھر جس ڈاکٹر اور حکیم کی دوا میں شفا بھی لازمی ہو انسان اپنے جاننے والوں کو اس ڈاکٹر اور حکیم سے علاج کا مشورہ دیتے ہیں۔

ایک حکیم اور ڈاکٹر کی طرح ہمارے مفسرین نے بھی لوگوں کو اپنے رب کی طرف رجوع کا مشورہ دیا ہے کہ اللہ کے دین میں ہی تمہاری روحانی وجسمانی بیماریوں کا علاج ہے۔ بس تم اس دوا کو استعمال کرو جو تمہیں قرآن وسنت کی صورت میں دی گئی ہے۔ بدلے میں اللہ تعالیٰ ساری روحانی وجسمانی بیماریوں دور کر دے گا اور تمہاری زندگی کو پاکیزہ بنا دے گا۔

سائنسی شارحین قرآن نے اس بات کی طرف بھی لوگوں کو متوجہ کرنا چاہیے کہ مخاطبین کی مخالفت کی رکاوٹ اور موافقت کے رویے کو بیان کر کے اچھے اور برے انجام سے بھی آگاہ کرنا چاہیے۔ شرعی امور کے برعکس طبعی وتکوینی امور میں مفسرین کرام کے درمیان کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔ مقالہ نگار کی رائے یہ ہے کہ اس اختلاف کو ختم کرنے کے لئے ہر مکتبہ فکر سے نمائندہ علماء پر مشتمل ایک مجلس عمل بنائی جائے اور از سر نو تفسیری کام کا جدید انداز میں احیاء کریں۔

تدبر و تعقل کے اسلوب کو اختیار کرنا

سائنسی شارحین قرآن نے پوری ذمہ داری سے یہ بات بیان کرنی چاہیے کہ قرآن حکیم نے پوری دنیا کے انسانوں کو راہ راست پر لانے کا ایک طریقہ یہ بھی اختیار کیا ہے کہ وہ بار بار کائنات میں غور و فکر و، تدبر و تعقل اور مشاہدہ کا حکم دیتا ہے، تاکہ اس کے وجود، اس کی توحید اور اس کی قدرت کاملہ کے شواہد اور دلائل میسر آئیں اس کے بغیر حیوان ناطق (انسان) کی سوچ کے دروازے نہیں کھلتے ہیں کیونکہ کائنات میں پائے جانے والے حکمت کے خزانے صرف انہی لوگوں پر کھلتے ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔

اللہ کا کلام بار بار اس دین کی طرف بلاتا ہے جس کو نام اس نے خود ﴿ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ﴾[27] بیان کیا ہے، اس دین ﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ﴾[28] کے سوا کوئی دوسرا دین قبول نہیں ہوگا۔

عمومی قواعد تفسیر کا خیال رکھتے ہوئے سائنسی تفسیر بیان کرنا:

سائنسی مفسرین قرآن کی ذمہ داریوں میں سے ہے کہ جملہ تفسیری قواعد کا خیال رکھیں۔[29]

قرآن مجید جو کہ جملہ صداقتوں کا مخزن ہے، اسے کسی کی تصدیق و توئید کی ضرورت ہے اگر قرآنی حقائق اور سائنسی تجربے میں مماثلت پائی گئی تو یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ اس سے قرآن مجید کی توثیق و حمایت ہوتی ہے بلکہ یوں کہا جائے گا اس امر کی جانب کلام اللہ سے اشارہ ملتا ہے۔

تفسیر بالماثور کی ترجمانی کو بیان کرنا:

تکوینی آیات کی تشریح ایسے انداز سے کریں کہ تفسیر بالماثور کی مخالفت نہ کریں۔[30]

قرآنی بیانات ناقابل تغیر و تبدیل ہیں جبکہ سائنسی نظریات میں جماؤ نہیں ہوتا، تجربات سے نظریات بدلتے رہتے ہیں۔ اس صورت حال میں قرآن اور سائنس کے درمیان مطابقت صحیح نہیں ہوگئی، یہ بات بھی سائنسی مفسرین کو مد نظر رکھنی ہے کہ سائنسی نظریے سے قرآن کے کسی بیان کر تردید نہیں ہوسکتی ہے۔

جبراً معنی اخذ کر کے بیان نہ کرنا:

وہ تمام الفاظ جن کے توضیح کے لیے سائنسی معنی کا تعین مشکل ہے اور ہر دور میں اس کا تصور بدلتا رہتا ہو، اس کو اساس بنا کر قطعا مطلب اخذ نہیں کرنا چاہے اس کے مفسرین کو چاہے کہ تشریح کرنے کے لئے مجملا جملہ کافی ہوگا۔[31]

سائنسی و علمی مفسرین کے زیر غور یہ بات رہنی چاہیے کہ قرآن کی صداقت کے لئے کسی بیان کی وتوثیق ضروری نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی بات ہے اور تمام سچائیوں کا منبع ہے۔

اختلافی تفسیر کو بنیاد نہ بنایا جائے:

تکوینی علوم کے ماہرین قرآن کو چاہیے کہ ایسے سائنسی نظریات جن کے درمیان اشکال پایا جائے اُن سے علمی تفسیر نہ کی جائے۔[32]

ان سے قرآنی سائنسی اکتشافات سے شبہ آئے گا علمی مفسرین کے ماہرین قرآن کو چاہیے کہ ایسی تحقیق و تفتیش پیش کی جائے جن پر تمام اہل سائنس کا اتحاد و اتفاق پایا جائے، ان کو سائنسی تفسیری استنباط کے تناظر میں ذکر کیا جائے۔

درمیانے معانی کو بیان کرنا:

علمی مفسرین آیات کونیہ کی تفسیر میں سائنسی نکات ایسے متداول اور مناسب انداز سے بیان کریں۔[33]

تاکہ تفسیر پڑھنے والا اصل مدعا کی طرف التفات کرے اور تفسیر سے اس کے ایمان میں زیاتی ہو نہ کہ کمی ہے۔

تفسیر بالرائے محمود کی جملہ شرائط کو مد نظر رکھتے ہوئے علمی تفسیر کرنا:

اگر تکوینی و علمی تفسیری بیانات، آراء واجتہادات قرآن وسنت، اقوال صحابہ، اسلوب عرب اور تفسیر کی قسم بالرائے کی طے شدہ شروط وآداب کے مطابق ہوں تو اسے تفسیر بالرائے المحمود ہے۔[34]

سائنسی مفسرین کی ذمہ داریوں میں سے ہے کہ اُس کا خیال رکھتے ہوئے تفسیر کریں۔

تفسیر بالرائے مذموم سے تفسیر نہ کرنا:

اگر علمی و تکوینی آیات کی توضیح اصول لغت عرب، کتاب و سنت، اقوال صحابہ اکرام اور سلف کے شروط و آداب کے منافی ہو تو یہ "تفسیر بالرأی المذموم" ہے۔[35]

سائنسی علوم کے ماہرین کو چاہیے وہ بالرائے المذمومہ سے اپنی تفسیر کو مزین نہ کریں۔اس سے قرآنی سائنسی اکتشافات اور معاصر سائنس کے درمیان حرف اور شبہ آئے گا۔

قرآنی نظم کو بیان کرنا:

قرآنی سائنسی اکتشافات کو بیان کرنے میں زبردستی تفسیر نہ کی جائے جو اُس سے نہ حاصل ہوتی ہو، ہاں اگر وہ قرآنی نظم کے مطابق آرہے ہوں تو ٹھیک ورنہ اُن کو نہ بیان کرے۔[36]

تاہم بعض علماء نے سائنسی علوم کے قرآن مجید سے تعلق پر تفصیلی بحث کی ہے اور قرآن کی سائنسی تفسیر کے لیے کچھ اہم امور ملحوظ رکھنے کی ہدایت کی ہے.

نتائج البحث:

- اس تحقیق سے یہ بات بھی واضح ہوئی ہے کہ سائنسی رجحان کے حامل مفسرینِ قرآن کا سائنسی علوم کے حوالے سے گہرا مطالعہ ہے انہوں نے سائنسی علوم کو قرآنی فہمی سے حل کرنے کی حتی الوسع کوشش کی ہے جیسے پانچویں صدی ہجری سے لیکر دسویں صدی تک کے علماء میں ،ابو حامد امام غزالی ،امام فخر الدین الرازی اور طاہر ابن عاشورؒ ہیں ۔گیارہویں صدی ہجری سے تیرہویں ہجری تک سائنسی تفسیر پر کوئی خاص قابل ذکر کام نہیں ہوا۔ تیرہویں صدی ہجری میں محمد بن احمد الاسکندرانی کا نام قابل ذکر ہے اور جدید سائنسی مفسرین قرآن میں سے شیخ عبدالعظیم زرقانی ،سلطان بشیر محمود، زغلول النجار، ڈاکٹر محمد جمیل عبدالستار، اور انجینئر شفیع حیدر، دانش صدیقی ہیں۔ مذکورہ مفسرین قرآن نے خلق میں تدبر ومشاہدہ کو خالق کائنات تک رسائی کا بہت بڑا ذریعہ قرار دیا ہے۔
- درمیانی رائے کے مطابق سائنسی تفسیر قرآن وسنت اور سلف صالحین کے مروجہ اصولوں کی روشنی میں اپنایا جائے تو اس سے نہ صرف عمومی فوائد کا حصول ہوگا بلکہ اخروی اجر وثواب کے ساتھ ساتھ قرآنی حقائق کی صداقتوں پر یقین وپختگی بھی پیدا ہوگی۔
- سائنسی مفسرین نے جدید سائنسی تفسیر کی تدوین کا مرکز و محور قرآن مجید اور حدیث رسول ﷺ کو بنیاد بنا کر کام کیا ہے۔اس کام کی تدوین میں قرآن مجید کی سینکڑوں آیات تکوینیہ کی مفصل تشریح وتفسیر جدید سائنسی علوم کو سامنے رکھتے ہوئے کی ہے۔

اس اصول کے مطابق نئے نئے اکتشافات، قرآن مجید کے بیانات کی تصدیق وتائید اور اس کے الفاظ ومعانی میں نکھار پیدا ہوا ہے اور قرآنی الفاظ کے نئے نئے پہلو منظر عام پر آئے جو اس کتاب حکمت کا ایک عجیب وغریب اعجاز ہے۔ اس طرح اکتشافات جدیدہ ہر دور میں کلام الٰہی کی تصدیق وتائید کرتے ہوئے ہمیشہ اپنی نیاز مندی کا ثبوت پیش کرتے رہیں گئے۔

حواشی وحوالہ جات

1الذریات:56/52

Al Zyarat 52/56

2الجاثیہ:13/45

Al Jaseeya 45/13

3فاطر:41/35

Fatir:35/41

4الزرقاني، محمد عبدالعظیم، مناهل العرفان في علوم القرآن، الناشر، دار الفکر-بیروت، الطبعۃ الأولى، 1996ء، ج2، ص251تا255

Al-Zarqani, Muhammad Abdel-Azim, Manhalul Irfan fe uloom ul Qur'an, the publisher, Dar Al-Fikr - Beirut, first edition,v2,p251 to 255

5آپ مصر کے رہنے والے تھے فاضل مصنف کی تفسیر الجواہر فی تفسیر القرآن الکریم،1922میں 26 جلدوں میں شائع ہوئی ءیہ روتی انداز کی تفسیر نہیں ہے بلکہ جدید سائنس کو محیط ایک ضخیم سائنسی تفسیر ہے۔ان کے خیال میں جدید سائنس کا مطالعہ ہی قوت اور سیاسی آزادی کی شاہ کلید ہے۔جب یہ تفسیر عرب دنیا کے سامنے پیش ہوئی تو اس پر پابندی لگادی گی۔تاہم اس کی افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔

You were a native of Egypt. Tafsir al-Jawaharfi Tafsir al-Qur'an al-Kareem by Fazil Al-Wahrif, published in 26 volumes in 1922, is not a visual style commentary but a comprehensive scientific commentary covering modern science.

6ملک مصر کے شہرہ آفاق طبیب تھے،انہوں نے مشہور کتاب "کشف اسرار النورانیہ القرانیہ، لکھی۔

Mulk Misr k Shura Afaq Tabeeb te,uno ne mashor Kitab "Kashf Israr Alnoorania Al Qurania,likhi.

7الکواکبی، عبدالرحمن، طبائع الاستبداد ومصارع استعباد،(بیروت لبنان،ادار لنفائس، 2006ء)، ص60۔اس کتاب میں سائنسی تفسیر پر ادلہ بیان کرتے ہیں۔

Al kwakbi Abdu i Rehman ,Tbai ul Istabdad oMasare Istahbad,(Behroot ,Labnan,Adar ul Nfais ,2006)P60

8ڈاکٹر زغلول راغب محمد نجار 17 نومبر 1933ء(تاحیات) کو مصر میں پیدا ہوئے۔آپ نے دس سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔آپ نے برطانیہ کی ویلز یونیورسٹی سے جیالوجی میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔آپ عرب کی کئی جامعات میں شعبہ ارضیات کے بانی رکن رہے کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔آپ عالمی سطح پر قرآن وسنت میں سائنسی اعجاز کے مجلس کے رکن بھی ہیں۔آپ تفسیر آلایات الکونیہ فی القرآن الکریم،الارض فی القرآن الکریم اور السماء فی القرآن الکریم سمیت سائنسی اعجاز پر اپنی کئی کتب کے مصنف ہیں۔بحوالہ https://ketabpedie.com,time9:28 am ،Dated:14/05/42021 محمد ثاقب، ڈاکٹر رب نواز، تبدیلی جلود(دوران عذاب جلد کی تبدیلی) پر مبنی سائنسی تاویلات کا تجزیاتی مطالعہ ،(سلطان بشیر محمود اور زغلول النجار کے سائنسی تفاسیر کی روشنی میں) فہیم اسلام، آئی ایس ایس نمبر2664-0031،جون2021ء۔)

Dr. Zaghloul Raghib Muhammad Najjar was born in Egypt on November 17, 1933. He memorized the Holy Quran at the age of ten.You got degree of Geology in

doctrate in Geology from Wales University. He worked as a founding member of Geology. He is also a member of the Majlis of Scientific Miracles in the Qur'an and Sunnah at the global level. He is the author of tafseer ul Ayat ,alkonia fil QURAN UL kareem an Al Sama fil Quran ul Kareem inclue Scientific consist of oter many books.

9ڈاکٹر,لطیف خان، "برصغیر کے تفسیری ادب پر سائنسی علوم کے اثرات (منتخب تفسیری ادب کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ)"(مقالہ برائے پی ایچ ڈی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، 2020ء)ص232

Dr Lateef Khan ,Bare Sagheer k Tafseeri Adab Pr Scienci Aloom k Assrat (Muntakhib Taseeri Adab Ka Tehkeeki o Tajzyati Mutala)"Maqala brae Phd ,Allama Iqbal Open University ,Islamabad 2020)P232

محمد شہاب الدین ندوی کی ولادت بروز جمعرات یکم رجب المرجب 1350ھ مطابق 12/نومبر 1931ء کو جنوبی ہند کے شہر بنگلور دارالسرور کے 10 ایک دینی گھرانے میں ہوئی۔ آپ ایک نیک سیرت انسان تھے آپ نے 1932ء کو وفات پائی۔

11 قدوائی، پروفیسر وعبدالرحیم. تحقیقات اسلامی علی گڑھ،، ISBN:2321-8339، جلد 40:، شمارہ: 2، جدید مستشرقین کے مطالعاتِ تفسیر، جون 2021ء، ص148

Qadwai ,Professor Abdul Raheem ,Tehqeeqat Islami Ali Garh ,Volume 40,Shmara:2Jadeed Mustashriqeen k Mataleat , Tafseer ,June 2021,P148

11ایضا، ص148

Same :p148

12 ڈاکٹر ممتاز احمد، اعوان، قرآن مجید میں دعوت کے اصول واسالیب: اردو مفسریں کے رجحانات کا تجزیاتی مطالعہ، نگران مقالہ، اسجد علی گفٹ یونیورسٹی، گوجرانوالہ، 2017-2020ء ص339

Dr.Mumtaz Ahmed ,Awan,Quran Majeed me Dawat k Asool o Asaleeb:Urdu Mufasireen k Rujhanat ka tajzyzti mutala ,Nagran Maqala , Asjad Ali Gift University,Gujranwala, 2017 to 2020 339

13 سلطان بشیر محمود، کتاب زندگی، (اسلام آباد، ریسرچ فاونڈیشن، 2010ء) ص76

Sultan Bashir Mehmood,Kitab Zindagi,(Islamabad Research Foundation,2010)P 76s

14الانبیاء: 30/21

Al Anbia:30/21

15البقراء: 22/2

Al Bakra:22/2

16 سلطان بشیر محمود، کتاب زندگی، ص69

Sultan Basheer Mehmood ,Kitab Zindagi,P69

17ابو علی، عبدالوکیل، اسلام سائنس اور مسلمان، ۔لاہور، علم وعرفان پبلشرز، 2009ء) ص167

Abu Ali ,Abi Al Wakeel,Islam Science Ar Muslan ,Lahore ,Ilm oArfan Publishers,2009)P167

18الذاریات:47/51

Al Zyarat :47/51

19الانعام:126/6

Al Inaam:126/6

20السجدہ:5/32

Al Sajda:5/32

21عبدالوکیل،اسلام سائنس اور مسلمان،ص167

Abdul Wakeel ,Islam Science ar Muslman:P167

22ڈاکٹر،پروفیسر فضل کریم،قرآن اور جدید سائنس حیرت آفریں سائنسی انکشافات،(لاہور،فیروز سنز،1999ء طبع اولی)،ص57

Dr., Professor Fazal Karim, Quran and jaded science harat Afreen science Inkashfaat , (Lahore, Feroze Sons, 1999, first edition).

23

24ال عمران:r19/3

Al Imran:19/3

25ال عمران:85/3

Al Imran :85/3

26الاعراف:185/7

Al Ahraf:185/7

27العمران:19/3

Al Imran :19/3

28العمران:85/3

Al Imran 85/3

29العک،خالد عبدالرحمن،اصول تفسیر و قواعد،(دمشق،دارالنفاس،س ن)،ص224

Al Ak,Khalid Abdui Rehman,Asool Tafseer oQwaid,(Dmashak ,Dar ul Nafas,SN)P224

30 لطیف خان،برصغیر کے تفسیری ادب پر سائنسی علوم کے اثرات،ص115

Latif Khan ,Bare Sagheer k Tafseeri Adab pr Scienci Aloom k Assrat ,P115

31 کیلانی،عبدالرحمان،تیسیر القرآن،(لاہور،مکتبہ السلام سن پورہ،1428ھ)145/1

Killani, Abdui Rehman ,Tafseer ul Quran ,(Lahore,Maktaba Al Islam Sn Pura 1428) 145/1

32العک،اصول تفسیر و قواعد،ص224

Al Ak ,Asool Tafseer o Qwaid,P224

33 مودودی، تفہیم القرآن،(لاہور، ترجمان القرآن،2002،)54/1

Modoodi,Tafheem ul Quran,(Lahore Tarjman ul Quran ,2002)54/1

34 الموسوعۃ الفقھیۃ الکونیہ، حکم تفسیر القرآن(کویت، وزارۃ الاوقاف والشءون الاسلامیہ،1983ء)93/13

Al Mosohat ul Fiqhama,Al koonia,Hukme Tafseer ul Quran (Kawait,Wazarat ul okaf ,Walish un Al islamia,1983)93/13

35 ایضا

36العک، اصول تفسیر و قواعد، ص224

Al Ak ,Asool Tafseer oQwaid,P224